بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 ستمبر 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت عبادۃ بن صامت کا میں ذکر کر رہا تھا جو مکمل نہیں ہوا تھا۔ ان کے بارے میں مزید واقعات و روایات بیان کرتا ہوں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن اُبی کے کہنے پر اس کے حلیف یہودی قبیلہ بنوقینقاع نے مسلمانوں سے جنگ کی۔ حضرت عبادۃ بھی ان کے حلیف تھے۔ لیکن جنگ کی حالت کی وجہ سے آپؓ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اِس قبیلے سے الگ ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: جب جنگ بدر ہو چکی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو باوجود ان کی قلت اور بے سروسامانی کے قریش کے ایک بڑے جرار لشکر پر نمایاں فتح دی اور مکہ کے بڑے بڑے عمائد خاک میں مل گئے تو مدینہ کے یہودیوں کی مخفی آتش حسد جو تھی وہ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا نوک جھونک شروع کر دی۔ مجلسوں میں برملا طور پر کہنا شروع کر دیا کہ قریش کے لشکر کو شکست دینا کون سی بڑی بات تھی ہمارے ساتھ مقابلہ ہو تو ہم بتا دیں کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں۔ حتی کہ ایک مجلس میں انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ پر اسی قسم کے الفاظ کہے۔ اور یہود نے صرف عام دھمکی پر اکتفا نہیں کی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بھی منصوبے شروع کر دیئے تھے۔ بہرحال جنگ بدر کے بعد یہود نے کھلم کھلا شرارت شروع کر دی اور چونکہ مدینہ کے یہود میں بنوقینقاع سب سے زیادہ طاقتور اور بہادر تھے اس لئے سب سے پہلے انہی کی طرف سے عہد شکنی ہوئی۔ چنانچہ مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینہ کے یہودیوں میں سب سے پہلے بنوقینقاع نے اس معاہدہ کو توڑا جو اُن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا اور بدر کے بعد انہوں نے بہت سرکشی شروع کر دی اور برملا طور پر بغض اور حسد کا اظہار کیا اور عہد و پیمان کو توڑ دیا۔ مگر باوجود اس قسم کی باتوں کے مسلمانوں نے اپنے آقا کی ہدایت کے ماتحت ہر طرح سے صبر سے کام لیا اور اپنی طرف سے کوئی پیش دستی نہیں ہونے دی بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ اس معاہدہ کے بعد جو یہود کے ساتھ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر یہود کی دلداری کا خیال رکھتے تھے۔ مگر باوجود دلدارانہ سلوک کے، نرمی کے سلوک کے، شفقت کے سلوک کے، یہودی اپنی شرارت پر ترقی کرتے گئے اور بالآخر یہود کی طرف سے ہی جنگ کی ابتدا ہوئی۔ یہ کہ ایک مسلمان خاتون بازار میں ایک یہودی کی دوکان پر کچھ سودا خریدنے کے لئے گئی۔ بعض شریر یہودیوں نے جو اس وقت اس دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے اسے نہایت اوباشانہ طریقے پر چھیڑا اور خود دوکاندار نے یہ شرارت کی کہ عورت کے تہہ بند کے نچلے حصہ کو اس کی بے خبری میں کسی چیز سے باندھ دیا۔ جب وہ عورت ان کے اوباشانہ طریق کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر لوٹنے لگی تو کپڑا اتر گیا۔ اس پر اس یہودی دوکاندار اور اس کے ساتھیوں نے زور سے ایک قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگ گئے۔ مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان اس وقت قریب موجود تھا۔ وہ لپک کر موقع پر پہنچا اور پھر وہاں آپس میں لڑائی شروع ہو

گئی۔ یہودی دوکاندار مارا گیا۔جس پر چاروں طرف سے اس مسلمان پرتلواریں برس پڑیں۔وہ غیور مسلمان وہیں پرڈھیر ہوگیا۔مسلمانوں کو اس واقعہ کاعلم ہواتو پھران کی بھی غیرت قومی بھڑکی اوردوسری طرف یہودی جواس واقعہ کولڑائی کا بہانہ بنانا چاہتے تھے ہجوم کرکے اکٹھے ہو گئے اورایک بلوہ کی صورت پیدا ہوگئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کواطلاع ہوئی تو آپ نے رؤسائے بنوقینقاع کو جمع کر کے کہا کہ یہ طریق اچھانہیں تم ان شرارتوں سے باز آ جاؤ اورخدا سے ڈرو۔انہوں نے بجائے اس کے کہ اظہارافسوس کرتے،سامنے سے نہایت ہی تکبر سے متمردانہ جواب دیئے اورپھروہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پرغرور نہ کرو جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتہ لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔بہرحال ناچار آپ صحابہ کی ایک جمعیت کوساتھ لے کر بنوقینقاع کےقلعوں کی طرف روانہ ہو گئے۔بنوقینقاع اپنےقلعوں میں بند ہوکر بیٹھ گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا۔ پندرہ دن تک برابرمحاصرہ جاری رہا۔آخر جب بنوقینقاع کا سارا زوراورغرورٹوٹ گیاتوانہوں نے اس شرط پراپنےقلعوں کے دروازے کھول دیئے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہوجائیں گےمگران کی جانوں اوران کے اہل وعیال پرمسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کومنظورفرمالیا۔گوموسوی شریعت کی رو سے یہ سب لوگ واجب القتل تھےلیکن دوسری طرف ایسے بدعہداورمعاند قبیلہ کا مدینہ میں رہنا بھی ایک مارآستین کے پالنے سے کم نہیں تھا۔خصوصاً جب اوس اورخزرج کا ایک منافق گروہ پہلے سے مدینہ میں موجود تھا۔ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فیصلہ ہوسکتا تھا کہ بنوقینقاع مدینہ سے چلے جائیں۔یہ سزاان کے جرم کے مقابل میں اوراس زمانہ کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بہت نرم سزاتھی۔خصوصاً جب کسی قبیلہ کی جائیدادیں،زمینوں اورباغات کی صورت میں نہ ہوں جیسا کہ بنوقینقاع کی نہیں تھیں۔چنانچہ بنوقینقاع بڑے اطمینان کے ساتھ مدینہ چھوڑکرشام کی طرف چلے گئے۔ان کی روانگی کے متعلق ضروری اہتمام اورنگرانی وغیرہ کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی عبادۃ بن صامت کے سپردفرمایا جن کا ابھی ذکر ہورہا ہے۔چنانچہ عبادۃ بن صامت چندمنزل تک بنوقینقاع کے ساتھ گئے اور پھرانہیں حفاظت کے ساتھ آگے روانہ کرکے واپس لوٹ آئے۔یہودیوں نے حضرت عبادۃ بن صامت سے درخواست کی تھی کہ ان کوتین دن کی جومہلت دی گئی ہےاس میں کچھ اضافہ کردیا جائے مگرحضرت عبادۃ نے کہا کہ نہیں!ایک منٹ بھی تمہاری مہلت بڑھائی نہیں جاسکتی۔

حضرت عبادۃ بن صامت سے مروی ہے کہ مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتاتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسےقرآن سکھانے کے لئے ہم میں سے کسی کے حوالے کردیتے تھے ان کو لے جاؤاورقرآن سکھاؤ دینی تعلیم بھی سکھاؤ۔کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کومیرے سپردکیا،جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے لگا تواس نے مجھے ایک کمان ہدیۃً پیش کی،بہرحال کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیاتو آپ نے فرمایا کہ اگرتم چاہتے ہوکہ آگ کا ایک طوق تمہارے گلے میں پہنایا جائے تو ٹھیک ہے لےلو۔پس وہ لوگ جوانفرادی طور پرقرآن کریم پڑھانے کوذریعہ آمد بنالیتے ہیں ان کے لئے بھی اس میں رہنمائی ہے۔

حضرت راشد بن ہویش سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبادۃ بن صامت کی عیادت کے لئے ان کے ہاں تشریف لائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیاتم لوگ جانتے ہوکہ میری امت کے شہید کون لوگ ہیں؟ تولوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔حضرت عبادۃ نے ان سے کہا کہ مجھے سہارادے کربٹھادو چنانچہ لوگوں نے آپ کو بٹھایا توحضرت عبادۃ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سوال کیا ہے کہ شہید کون لوگ ہیں۔جو بہادری اورثابت قدمی سے مقابلہ کرنے والا اورثواب کی نیت رکھنے والا ہووہ شہید

ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اس طرح تو پھر میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجلّ کے راستے میں قتل ہوجانا شہادت ہے،طاعون کی وجہ سے مرجانا بھی شہادت ہے۔پانی میں غرق ہوجانا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ہاتھ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔ اسی طرح حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ ہیں۔طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے حضرت معاویہ کی شکایت پر حضرت عبادہ بن صامت کو شام سے مدینہ بُلوا لیا۔حضرت عبادہ حضرت عثمان کے پاس پہنچے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہوگے اور ایسے کاموں کو ناپسند کروائیں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہوگے۔سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں کرنی۔پس تم اپنے رب کی حدود سے تجاوز نہ کرنا۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں بھی یہ ذکر ہوا تھا کہ حضرت عمر کے زمانے میں بھی ایک دفعہ حضرت عبادہ بن صامت کا امیر معاویہ سے اختلاف تو حضرت عمر نے امیر معاویہ کو کہہ دیا کہ ان سے تم نے کوئی پوچھ گچھ نہیں کرنی جو مسائل یہ بیان کرتے ہیں ان کو کرنے دیا کرو لیکن حضرت عثمان کے زمانے میں دوبارہ یہ بات ہوئی تو حضرت عثمان نے ان کو واپس بلا لیا۔بہرحال حضرت عبادۃ کا ایک مقام تھا وہ بعض باتوں کی تشریح کر سکتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی تھیں اور اس وجہ سے وہ اختلاف کرتے تھے لیکن ہر ایک کا یہ کام نہیں ہے کہ اس طرح اختلاف کرتا پھرے جب تک واضح نص قرآن اور حدیث کی موجود نہ ہو اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو بیان کیا ہے۔اس میں بنیادی چیز جو ضروری اور یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز نہیں کرنا، ان کے اندر رہنا ہے۔بس یہی ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور پھر اطاعت کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں ولید سے ملا جو حضرت عبادۃ بن صامت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے۔میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے والد کی موت کے وقت وصیت کیا تھی تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جان لے کہ تو ہرگز اللہ کا تقویٰ اختیار کر نہیں سکتا جب تک کہ تو اللہ پر ایمان نہ لائے۔اور ہر قسم کے خیر و شر کی تقدیر پر بھی ایمان نہ لائے۔پس اگر تو اس کے علاوہ کسی اعتقاد پر مرا تو تو آگ میں داخل ہوگا۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے جو حضرت عبادۃ بن صامت کی بیوی تھیں۔حضرت ام حرام دودھ کے رشتے یا کسی نسبتی قرآبت سے آپؐ کی خالہ تھیں۔وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتیں۔ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کا سر دیکھنے لگیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔کچھ دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے حضرت ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لئے نکلے ہوئے ہیں وہ اس سمندر میں سوار ہیں گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں۔حضرت ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کرے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرام کے لئے دعا کی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر اس کے بعد آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں۔آپ نے فرمایا میری

امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لئے نکلے ہوئے تھے۔حضرت ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔آپ نے فرمایا کہ تو تو پہلے ہی ان لوگوں میں شریک ہو چکی ہے چنانچہ حضرت ام حرام حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں سمندری سفر میں شامل ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا: جنادۃ بن ابوامیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبادۃ کے پاس گئے،وہ بیمار تھے ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ آپ کو صحت دے آپ کوئی حدیث بیان کریں۔آپ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ کی بیعت کی۔آپ نے جن باتوں کی بیعت ہم سے لی وہ باتیں یہ تھیں کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ ہم اپنی خوشی اور اپنے غم اور اپنی تنگدستی اور خوشحالی اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور حکومت کے لئے حاکموں سے جھگڑا نہیں کریں گے۔لیکن اعلانیہ کفر پر جس پر اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔سنابی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبادۃ بن صامت کے پاس گیا جبکہ وہ موت کے قریب تھے میں رو پڑا تو انہوں نے کہا ٹھہرو کیوں رو رہے ہو خدا کی قسم اگر مجھ سے گواہی طلب کی جائے تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا حق دیا گیا تو میں تمہاری شفاعت کروں گا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو میں تجھے فائدہ پہنچاؤں گا پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہر حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جس میں تمہارے لئے بھلائی تھی وہ میں نے تمہارے سامنے بیان کر دی ہے سوائے ایک حدیث کے جو میں آج تمہیں بتاؤں گا جبکہ میں موت کی گرفت میں ہوں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی یعنی وہ مسلمان ہے۔اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے ہمیں بعض ایسی باتیں پہنچائیں جو ہمارے لئے روحانی علم کے علاوہ عملی زندگی گزارنے کے لئے بھی ضروری تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں کچھ مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا جن میں سے پہلے ہیں سعید سوقیا صاحب سیریا کے۔18/اپریل کو ان کی وفات ہوئی تھی،اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم شام کی جماعت کے نہایت مخلص اور قدیم ممبران میں سے تھے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرم الطیب العبیدی صاحب تیونس کا۔26/جون کو 70 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔یہ اپنے علاقے میں اکیلے احمدی تھے نہایت مخلص اور جماعت اور امام وقت سے بہت محبت کرنے والے خلافت سے محبت کرنے والے تھے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم محترمہ امۃ الشکور صاحبہ کا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔3/ستمبر کو 79 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے،اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں اور ان کی اگلی نسل کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وفا کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 6th - September - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB